Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹ ۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ رمضان سنہ ۱۳۹۵ھ ۲۹ تبوک ہش ۱۳۵۴ ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۲۲

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق طبّی رپورٹ

لندن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو طبّی رپورٹ بذریعہ ڈاک موصول ہوتی ہے وہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"۱۶ ستمبر:۔ حضور ایدہ اللہ کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

۱۸ ستمبر:۔ آج حضور کے قارورہ کلچر کی رپورٹیں دو بڑے ہسپتال سینٹ سٹوونس اور سینٹ تھامس سے آئیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انفیکشن نہیں ہے۔

۱۹، ۲۰، ۲۱ ستمبر:۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کا قارورہ کا ٹیسٹ روزانہ گھر پر کیا جاتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی شوگر نہیں ہے۔

الحمد للہ۔

مرزا مجید احمد
پرائیویٹ سیکرٹری
(۲۱/۹/۷۵)"

## تحریکِ جدید کے مجاہدین

تحریکِ جدید کے جو مجاہدین ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا موعودہ وعدہ کلی طور پر ادا فرمائیں گے ان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ دعا کی خصوصی درخواست کی جائیگی۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

# نماز اور استغفار دِل کی غفلت اور سُستی کا علاج ہیں

## ذوق وشوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ پانے کے بعد حاصل ہوتی ہے

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دُعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور ۲۰ ہاتھ کھود لے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک اور ہاتھ بھی کھود لے تو گوہرِ مقصود پالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مِل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدیؒ نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بُردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۵)

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے قیامِ لندن کے دوران سات سعید الفطرت دوستوں کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے مرتبۂ لقا پر فائز اللہ تعالیٰ کے بندۂ اخص کی خداداد برکات کے ضمن میں فرمایا ہے کہ:۔

"جب یہ سفر کرے تو خدا تعالیٰ مع اپنی تمام برکتوں کے اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جب یہ گھر میں آوے تو ایک دریا نور کا ساتھ لاتا ہے۔"

(آئینۂ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر میں بھی خدا تعالےٰ اپنی معیت کا ثبوت دے رہا ہے۔ جہاں انگلستان کے احباب کے لئے اللہ تعالیٰ کی معیت کا یہ ثبوت ایمان و ایقان میں ازدیاد قلوب و اذہان میں جلاء اور رُوحوں میں بالیدگی کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے وہاں بحمد اللہ تعالیٰ سعید رُوحوں کو حق کی طرف کھینچنے کی شکل میں بھی منصۂ شہود پر آ رہا ہے۔ چنانچہ حضور کے قیامِ لندن کے دَوران بفضل اللہ تعالیٰ اب تک سات نئے دوست جماعتِ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر چکے ہیں اور حضور کے ساتھ ان کی ملاقات ان کے لئے بہت ازدیادِ ایمان و ایقان، سکینت و اطمینان اور استقامت و ثباتِ قدم کا موجب ہوئی ہے، الحمد للہ۔

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۹ تبوک ۱۳۵۴ ہش
۲۹ ستمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مہدی موعود کے زمانہ کی دو علامتیں

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری زمانہ میں اسلام کے غلبہ اور اسکی نشأۃ ثانیہ کے لئے جس مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت کی بشارت دی تھی اسکی نسبت بہت سی علامات اور نشانیاں بھی آپؐ نے بیان فرمائیں، تاکہ نیک فطرت اور چشمِ بصیرت و فراست رکھنے والے لوگ ان علامات کے پورا ہو جانے کی بناء پر اسے پہچان لیں اور اسکی جماعت میں شامل ہو کر غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں بھرپور حصہ لینے کی توفیق پائیں۔

ان علامات میں سے ایک علامت بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَاحَالُ اَقْوَامٍ یُشَرِّفُوْنَ الْمُتْرِفِیْنَ وَیَسْتَخِفُّوْنَ بِالْعَابِدِیْنَ؟

(کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۵۰)

یعنی ان اقوام کا کیا حال ہوگا جو دولت مندوں کی تو عزت کریں گے اور خدا تعالیٰ کی عبادات بجالانے والوں کو تحقیر کی نظر سے دیکھیں گے۔

گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ مال و دولت کی محبت بہت بڑھ جائیگی۔ لوگ دولتمندوں کو ہی عزت دینگے اور خدا کے نیک بندوں اور اسکی عبادت بجالانے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھیں گے۔

ایسے لوگوں کا ذکر قرآن مجید نے بھی تحبّون المال حُبًّا جمًّا (الفجر) کے الفاظ میں فرمایا ہے۔ یعنی یہ لوگ مال سے بے انتہا محبت اور پیار کرنیوالے ہوتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے حالات پر اگر ہم ایک نگاہ دوڑائیں تو یہ امر بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مہدی موعود کی بعثت کی دیگر تمام علامات کی طرح یہ علامت بھی واضح رنگ میں پوری ہو چکی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں مال و دولت کی محبت غیر معمولی طور پر بہت بڑھ گئی ہے۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر لوگ اندھا دھند دولت سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔ گویا یہی ان کا خدا ہے جس کی وہ رات دن پرستش کرتے ہیں اور اسکے مقابلہ میں اخلاقی ضابطوں اور دینی اور روحانی اقدار کو وہ کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو بظاہر مذہب کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ در اصل وہ بھی دولت اور صرف دولت ہی کے پرستار ہیں اور مذہب کو بھی وہ دولت سمیٹنے کا ایک ذریعہ سمجھتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی موعود کے زمانہ میں لوگوں کی مال و دولت کی طرف اس غیر معمولی رغبت کے ساتھ ہی مہدی موعود کے متعلق یہ فرمایا کہ

"و یعطی المال" (تفسیر روح المعانی جلد ۲)

یعنی وہ مال دیا کریگا۔ ایک دوسری حدیث میں "یفیض المال" کے الفاظ آتے ہیں اور اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی نے لکھا ہے کہ:۔

"السببُ فی فیضان المال البرکات و ظهور الخیرات"

یعنی مال کے فیضان سے نزول برکات اور ظہورِ خیرات مراد ہے۔

یہ حدیث اپنی جن مختلف تشریحوں اور جہتوں کے اعتبار سے مسیح موعود کے زمانہ میں حیرت انگیز رنگوں میں پوری ہوئی ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اہلِ دنیا تو مال و دولت سے بے انتہا پیار کریں گے مگر اس کے مقابلہ میں مسیح موعود اور ان کی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کی یہ حالت ہوگی کہ وہ اپنے اموال اسلامی فیوض و برکات کو پھیلانے کے لئے بے دریغ خرچ کرینگے گویا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب میں اسلام کی توسیع و اشاعت کے لئے اتنا جوش عطا کریگا کہ وہ مال و دولت کو بالکل حقیر شئے سمجھیں گے اور اسے بے دریغ اسلام کی راہ میں قربان کرتے چلے جائیں گے اور اسی میں انہیں لذت محسوس ہوگی۔

مسیح موعود کے زمانہ کی یہ دونوں علامتیں اس زمانہ میں صاف اور واضح رنگ میں پوری ہوئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ ایک طرف اہلِ دنیا ہیں جو مال و دولت کے نشہ اور غرور میں مبتلا ہیں اور دن رات اندھا دھند دولت سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں اور ان کی حالت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اشعار کے بالکل مطابق ہے کہ:۔

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زر سے پیار کرتے اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں

دوسری طرف مسیح موعود و مہدی مسعود کی جماعت ہے جس کے افراد بے دریغ اپنے اموال غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے لئے پیش کر کے اسلام کے فیوض و برکات کو دنیا میں پھیلانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ اور متواتر اور مسلسل اپنے امام ہمام ایدہ اللہ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے مالی قربانیوں کی ایسی تابندہ مثالیں پیش کر رہے ہیں جن کی دنیا کی کسی اور جماعت یا قوم میں یقیناً مثال نہیں مل سکتی۔ یہ صاحبِ فراست لوگ جن کے قلوب نورِ ایمان سے روشن ہیں اور جو اسلام کی آنے والی نشأۃ ثانیہ پر کامل ایمان رکھتے ہیں آخر کیوں اپنے اموال، اپنی ذاتی ضروریات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے بے دریغ دین کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے کانوں میں امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کی ہاں اس جلیل الشان آسمانی وجود کی دلربا اور مسحور کن آواز پڑی جسے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا۔ وہ مقدس آواز انہیں کہہ رہی تھی کہ:۔

"میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اسلام اس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے .....

... جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کے لئے سعی کرنا خدا تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے یہ وعدے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دیگا۔ میں اس کو چند گنا برکت دونگا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔

غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳ : ۳۹۴)

"خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی طور پر وہی شخص میری جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا.....

... تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ دل میں تکبر کرو اور خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اُس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے ...... سو اس وقت کی قدر کرو ....

... خدمت میں جان توڑ کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد دوم)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد در اصل قرآن پاک اور ان احادیثِ نبویہ کی ہی تشریح و توضیح ہے جس میں دین کی خاطر اپنے اموال بے دریغ قربان کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔ ان ارشادات کو جب جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے ایک معرفت اور یقین کے ساتھ (جو مامور من اللہ کے طفیل انہیں حاصل ہوئی) پڑھا تو وہ بے دریغ خدا کی راہ میں اپنے اموال کی قربانیوں کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے اس میدان میں اپنی فدائیت اور ایثار کی ایسی اعلیٰ مثالیں قائم کیں جنکی نظیر قرونِ اولیٰ کے بعد اور کہیں نظر نہیں آتی۔ حتیٰ کہ غیر بھی یہ پکار اُٹھے کہ:۔

"یہ قلیل التعداد جماعت جو عظیم مالی قربانیاں ہر سال کرتی رہتی ہے میں اس کے لئے اس کا مدّاح ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا میری قوم کو بھی ویسے ہی جوش کے ساتھ مالی قربانیوں کی توفیق بخشے۔" (سردار امر سنگھ ایڈیٹر اخبار شیر پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلامی روزہ کی افادیت و فلسفہ

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فیجی

آجکل کے بعض نام نہاد نئی روشنی کے پروردہ لوگ روزہ کی عارضی اور ظاہری کوفت سے بچنے کے لئے اور زبان کے چٹخاروں اور دیگر بدنی خواہشات کے ہاتھوں مجبور ہو کر روزہ کی مسلمہ افادیت کے بھی منکر ہو جاتے اور یہ واویلا کرنے لگ جاتے ہیں کہ روزہ سے جسم انسانی میں کمزوری اور زندگی میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے اور نوجوانوں کے جسم کی نشوونما رک جاتی ہے۔

حالانکہ یہ خیال سراسر غلط اور "خوئے بدرا بہانہ بسیار" کا مصداق ہے اور محض جہالت پر مبنی ہے۔ اگر روزہ سے واقعی جسم انسانی میں کمزوری ضعف یا کوئی اور دائمی نقصان پیدا ہوتا تو اسلام کے دور اول کے مسلمان کبھی وہ کارہائے نمایاں اور فتوحات حاصل نہ کر سکتے۔ جن کی تفصیل سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ جنگ بدر جو اسلام کی پہلی فیصلہ کن جنگ تھی وہ رمضان کے عین وسط میں یعنی ۱۷ رمضان ۲ھ کو پیش آئی جبکہ مسلمان ابھی کفار کی نسبت بالکل نہتے اور کسمپرسی کی حالت میں تھے لیکن بدر کے تپتے اور ریتلے میدان میں صحابہ کرام رض نے اسلام کے دشمنوں کے خلاف شمشیر زنی کے وہ جوہر دکھائے اور اس بہادری، جوانمردی، ہمت اور جرأت سے طاغوتی طاقتوں کا قلع قمع کر کے ان پر انہوں نے فتح حاصل کی کہ تاریخ میں وہ ہمیشہ سنہری حروف سے لکھے رہیں گے۔ فتح مکہ جسے قرآن کریم میں فتح مبین عظیم الشان اور کھلی کھلی فتح قرار دیا ہے وہ بھی مسلمانوں نے رمضان شریف میں ہی حاصل کی تھی۔ پس اگر روزے رکھنے کا نتیجہ ضعف و اضمحلال ہوتا تو ہمارے اسلاف عظام جو عہد بلوغت سے وفات تک ہر سال کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے کبھی مذکورہ بالا کارہائے نمایاں اور فتوحات جلیلہ حاصل نہ کر سکتے اور نہ وہ اور ان کی نسلیں طویل العمر اور صحیح الجسم ہوتیں۔

## اطباء کا نقطہ نگاہ

دنیا کے مشاہیر اطباء اور ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ روزہ رکھنے میں کسی قسم کی دائمی کمزوری کا امکان نہیں ہے بلکہ روزہ رکھنے سے حیرت انگیز طور پر بعض بیماریاں دور ہو جاتی اور جسم کی طاقت بڑھ جاتی ہے کیونکہ ہر ایک جسم میں غذا کا ایک زائد ذخیرہ اور فاضل خزانہ ہوتا ہے اور غذا نہ ملنے کی صورت میں جسم اس ذخیرہ سے اپنی عارضی کمی پوری کرتا رہتا ہے اور کوئی مستقل کمزوری نہیں ہونے دیتا نیز اس کے انسانی جسم سے زہریلے مواد جو دوران خون میں رکاوٹ ڈالتے اور دیگر تکالیف کا موجب ہوتے ہیں خارج ہو جاتے ہیں اور اس طرح روزہ سے انجام کار جسم میں طاقت اور قوت دفاع بڑھ جاتی ہے گویا سارا جسم اوورہال ہو جاتا ہے اور قوت حیات اس کے جملہ نقائص کو دفع کر کے پھر اسے نیا بنا دیتی ہے اور رمضان شریف گزرنے کے بعد جسم میں طاقت کا ذخیرہ اور زائد ذخیرہ آہستہ آہستہ پھر بھرنا شروع ہو جاتا ہے۔

ہاں یہ یاد رہے کہ یہ فوائد ہم اسلامی روزوں کے بیان کر رہے ہیں نہ کہ مہاتما گاندھی اور اُن جیسی دیگر شخصیتوں کے قائم کردہ روزے جو سراسر نقصان دہ ہیں اور جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے ہلاکت کا موجب ہیں۔ اسلامی روزے جب اپنی تمام شرائط اور پابندیوں اور ہدایات کے ساتھ رکھے جائیں اور انسان رہبانیت یا دیگر نفس کشیوں کی طرح صائم الدہر نہ بن جائے تو روزوں کے فوائد ہی فوائد ہیں اور کوئی نقصان نہیں۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ روزہ کے بعد ہاضمہ اس قدر طاقتور ہو جاتا ہے کہ انسان ہر قسم کی غذا بخوبی ہضم کر سکتا ہے اور دائمی قبض دفع ہو جاتی ہے۔ پس روزہ نہ صرف بعض امراض کے دفع کرنے کے لئے اکسیر ہے بلکہ تندرست انسان بھی روزہ رکھ کر اپنے جسم کو دوبارہ مزید طاقتور اور جواں ہمت بنا سکتا ہے۔

دنیا میں تندرست رہنے کا ایک قدرتی آئین ہے جو جاندار اس قانون قدرت پر عامل رہے گا وہ بیمار نہیں ہو گا اور اگر کبھی اتفاقاً بیمار بھی ہو گیا تو اسی قدرتی قانون کی پابندی سے جلد صحت یاب ہو جاتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی جانور بیمار ہو جاتا ہے تو وہ اولین لمحہ میں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور اکثر اوقات اسی ایک پابندی سے شفایاب ہو جاتا ہے۔ یہ قدرتی طریقہ علاج صرف حیوانات ہی کے لئے مخصوص نہیں ہر ذی روح کے لئے عام ہے۔ افسوس ہے کہ انسان اکثر و بیشتر قانون قدرت کی خلاف ورزی کرتا ہے اور کھانے پینے میں اعتدال سے تجاوز کر کے پھر بیماری کی شکل میں سزا بھی پاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ صرف اتنا کھانا ہی جسم انسانی کو طاقت دیتا ہے جتنا کہ بآسانی ہضم ہو سکے۔ غیر منہضم خوراک معدہ میں سڑ کر ہاضمہ خراب کر دیتی ہے اور آنتیں اپنا کام صحیح طور پر انجام دینے سے قاصر رہتی ہیں۔ قوت جاذبہ اور دافعہ کمزور ہو جاتی ہے خون کم بنتا ہے اور جو بنتا ہے وہ صالح نہیں ہوتا ان وجوہ سے جسم میں بے چینی اور بیماری شروع ہو جاتی اور قوت حیات کمزور ہو جاتی ہے اس قسم کی کیفیت کا بہترین علاج روزہ ہے اور یہ علاج آزمودہ اور ناقابل انکار طور پر مفید ہے جس کو ضرورت ہو وہ رمضان شریف کے علاوہ بھی اسے آزما سکتا ہے۔

## اصول اور فروع میں مطابقت

اسلام اور دیگر مذاہب کی تعلیمات میں یہ فرق ہے کہ اسلام دیگر مذاہب کی طرح ایسا تبلیغی مذہب نہیں کہ وہ انسانوں کو ان کے مقاصد حیات اور ان کے حصول کے طریقے اور اخلاق اور روحانیت کے مسائل بتلا کر خاموش ہو جائے اور انسانوں کے دل و دماغ پر پوری پوری گرفت حاصل نہ کر سکے۔ اسلام اپنی تعلیم کو عملی جامہ پہنانے کے وسائل بھی پیش کرتا ہے چنانچہ اسلام جن نظریات کو اپنے قانون کی اساس قرار دیتا ہے اُن کی عملی جزئیات و تفصیلات نافذ کرتے ہوئے ان میں پوری پوری یکسانی برابری اور ربط و مطابقت قائم رکھتا ہے اس کے مقابل پر دیگر مذاہب کی مشترک اور نمایاں کمزوری یہ ہے کہ ان کے اساسی نظریات اور عملی تفصیلات کے درمیان پورا ربط و مطابقت نہیں ہے اور کئی اصول و فروع میں صریح تناقض پایا جاتا ہے جو کلیات بیان کئے جاتے ہیں ان کا مقصد اور مزاج کچھ اور ہوتا ہے اور عمل در آمد کے لئے جو جزئیات مقرر کی جاتی ہیں ان کا مزاج اور مقصد کچھ اور ہوتا ہے

اسلام نے سعادت انسانی کا دارومدار اس امر پر قرار دیا ہے کہ انسان خواہشات کا غلام ہو کر نہ رہ جائے بلکہ خواہشات کو اپنا غلام بنائے چنانچہ ارشاد ہوا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا جس شخص نے اپنی خواہشات پر قابو پا لیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے ان کی غلامی کی وہ برباد ہو گیا۔

نفس کشی اور ریاضت قریب قریب تمام مذاہب کی تعلیم ہے لیکن دیگر مذاہب انسانی فطرت کو نظر انداز کر کے انسان کو سنیاسی برہمچاریہ اور رہبانیت کی طرف لے جانا چاہتے ہیں اور فطرت سے لڑنے کا سامان کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ نفسانی جذبات و خواہشات بذات خود قابل نفرت یا بری چیز نہیں ہیں کہ ان سے کلیتاً پرہیز کیا جائے اور اسی کو معیار اخلاق اور روحانی کمال قرار دیا جائے اور نفس کو ہر طرح سے دبانے اور مارنے کی کوشش کی جائے بلکہ فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ نفسانی جذبات و خواہشات کو افراط و تفریط سے علیحدہ کر کے توسط اور اعتدال کی حالت پر لایا جائے۔ گویا اسلام کے نزدیک نفس کو ایک مناسب ضابطہ سے مہذب بنانا ایک صالح تمدن کا اولین فریضہ ہے

## اعتدال پسندی اور ضبط نفس

اس سلسلہ میں اسلام ایک مرکزی نکتہ یہ ذہن نشین کرتا ہے کہ جس طرح نفسانی خواہشات و جذبات کو حد اعتدال سے بڑھانا مضر ہے اسی طرح اسکو حد سے زیادہ دبانا اور کچل دینا بھی مضر ہے

ان اساسی نظریات سے بآسانی اندازہ لگ سکتا ہے کہ اسلام کہاں تک منشائے فطرت کو پورا کرتا ہے اور انسان کو کیونکر اخلاق و روحانیت کی انتہائی بلندیوں تک پہنچاتا ہے۔

اسلامی نظریات کی مندرجہ بالا تفصیل کے پیش نظر جب ہم روزہ کے مسائل کا جائزہ لیتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روزہ محض نفس کشی اور انسانی ضروریات و خواہشات سے پرہیز کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ ہمیں اعتدال پسندی، نفس پر کنٹرول اور ایثار، صبر و تحمل اور تہذیب کے دائرہ کے اندر رہنا سکھاتا اور تربیت کرتا ہے۔

صوم کے لغوی معنی امساک یعنی روک لینے کے ہیں مطلب یہ ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو ایک مسلمان کو فطرت اور حدود اللہ پر قائم رہنے اور روزہ دار کو احکام الٰہیہ کا مطیع و منقاد بنا دینے کا عملی سبق دیتا ہے اور انسان کو اپنے جسم و روح دونوں پر پورا پورا ضبط اور کنٹرول رکھنا سکھاتا ہے یہی روزہ کی حقیقت اور غرض و غایت ہے پس اگر اس مقصد کو مدنظر رکھ کر روزہ رکھا جائے تو وہ عبادت ہوگی اور اگر اس حقیقت اور اس مقصد کو نظر انداز کر کے یونہی رسمی طور پر روزہ رکھ لیا جائے تو وہ عبادت نہیں بلکہ محض ایک عادت رسم اور اندھی تقلید کہلائے گی۔

## عبادت اور عادت میں فرق

پس عبادت اور عادت میں امتیاز یہ ہے کہ اگر روزہ کو بغیر علم اور حکمت جانے اور بغیر اس کی شرائط و لوازم اور آداب کے رکھا جائے تو یہ عادت محض ایک بے سود عادت کہلائے گی اور اگر یہ عبادت کرنے سے پہلے اس کا پورا علم حاصل کر لیا جائے اس کی غرض و غایت معلوم کر لی جائے اور پھر حسن نیت سے اس کے تمام شرائط اور آداب ظاہری و باطنی کو ملحوظ رکھ کر روزہ رکھا جائے تو اس وقت اس کو عبادت کہا جائے گا آج عام مسلمانوں میں اول تو روزہ رکھنے والے ہی بہت کم ملتے ہیں اور جو ہیں بھی ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہیں عبادات اسلامیہ کی حقیقت اور حکمتوں کا صحیح طور پر علم ہی نہیں اور نہ انہیں ان کے شرائط و آداب کی ادائیگی کا اہتمام و فکر ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج امت مسلمہ کے روزے عملاً بے نتیجہ اور بے اثر سے ہو کر رہ گئے ہیں حالانکہ روزوں کی صحیح طور پر پابندی اور ادائیگی نے عہد اوّل کے مسلمانوں کو مردانِ مجاہد اور حکمران قوم بنا دیا تھا اور ان کی جرأت بہادری ایثار و قربانی دانشمندی رحمدلی اور اتحاد و تعاون تمام بنی نوع انسان کے لئے آج بھی قابل تقلید نمونہ ہے اور ان کے رعب و دبدبہ سے قیصر و کسریٰ کے ایوان و محلات تھرتھرا اٹھے تھے۔ یہ اس لئے تھا کہ ان کے روزے عبادت تھے آج کی طرح محض عادت کا رنگ نہ رکھتے تھے پس عبادت اور عادت میں فرق ظاہر ہے

اگر غور کیا جائے تو روزہ درحقیقت مادہ پرستی پر ایک ضرب کاری اور اس کے خلاف ایک کامیاب مہم ہے۔ دنیا میں اگر ایک طرف جسم کی زندگی اور اس کے بنیادی تقاضوں کی تکمیل ضروری ہے تو دوسری طرف یہ خطرہ بھی موجود رہتا ہے کہ انسان کی نفسانی خواہشات اس کو اپنے گھیرے میں لے کر اس بری طرح نہ دبا لیں کہ پھر وہ زندگی کے کسی پاکیزہ اور تعمیری مقصد کی تکمیل کے قابل نہ رہے اور اس پر خواہش پرستی، مادہ پرستی جنسی رجحان، آرام طلبی اور تعیش غلبہ پا لے۔ پس روزوں کا ایک مہینہ کا کورس ہر سال انسان کو اپنی خواہشوں کو منضبط کرنے اور قابو میں رکھنے کے قابل بنا دیتا ہے تاریخ کے جس دور سے آج ہم گزر رہے ہیں اس میں انسان باوجود تعلیم و تمدن کی فراوانی کے جس قسم کے ظالم خون ریزیوں، باہمی خانہ جنگیوں اور رسہ کشیوں کا شکار بنا ہوا ہے ان کی وجہ سے دنیا ایک جہنم بن کر رہ گئی ہے اور ہر ملک میں بدامنی، افراتفری، سیاسی بحران اور نفسا نفسی کا دور دورہ ہے اور ہر طرف فرد فرد کے خلاف اور قومیں قوموں کے خلاف برسرپیکار ہیں اور انسان زمین پر خدائے رحیم و کریم اور مہربان کا سچا خلیفہ بننے کی بجائے ایک درندہ بن کر رہ گیا ہے اگر غور کیا جائے تو روزہ اس قسم کے خوفناک بگاڑ کی اصلاح اور انہی ناگفتہ بہ حالات کی درستی کے لئے فرض کیا گیا ہے۔ کیونکہ جس معاشرے میں روزہ کی عبادت اپنی تمام شرائط و فرائض کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس معاشرے میں تقویٰ، صبر و ضبط اور اعتدال ضرور کارفرما ہوں گے اور نفس پرستی، درندگی اور حیوانیت اور خود غرضی، ظلم و تعدی کا نشان بھی باقی نہ رہ سکا!

(باقی)

# مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵ اگست ۷۵ء کو محمود آباد فارم میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس کا مورخہ ۱۳/۸/۷۵ کو ۱/۲ ۴ بجے شام قائد صاحب ضلع تھرپارکر نے افتتاح کیا۔ اس اجتماع میں کل آٹھ اجلاس منعقد ہوئے جن میں مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مکرم اختر حسین صاحب ناظم اصلاح و ارشاد ضلع تھرپارکر۔ مکرم لطیف احمد صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ مولوی احسان الٰہی صاحب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد مکرم منشی قمر الدین صاحب محمود آباد فارم مکرم ماسٹر عبدل خان کنری اور مکرم جاوید احمد بستی نگران حلقہ نوکوٹ نے مختلف موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا۔ دوران اجتماع صبح باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کی جاتی رہی جس میں اسلام کی ترقی اور حضور اقدس کی صحت کے لئے پرسوز دعائیں کی گئیں۔

علمی مقابلہ جات میں سے تلاوت قرآن پاک۔ نظم خوانی۔ عام دینی معلومات اور تقریر کے مقابلے ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں سے والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی اور سائیکل ریس کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔

اس اجتماع میں ۱۴ مجالس کے ۵۰۳ خدام، ۱۵ اطفال کے علاوہ ۲۵ انصار نے شرکت فرمائی۔ لاؤڈ سپیکر کا نہایت عمدہ انتظامات تھا۔ بجلی کے لئے جنریٹر کا انتظام کیا گیا تھا۔ خدام کو کنری ریلوے سٹیشن سے ٹرالیوں کے ذریعہ مقام اجتماع تک پہنچایا گیا۔ انتظامات کے لئے سات کمیٹیاں بنائی گئی تھیں جن میں آٹھ کمی معاونین کام کر رہے تھے۔

مورخہ ۱۵/۸/۷۵ کو ۱/۲ ۱۱ بجے تقسیم انعامات کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی آپ نے اپنے دست مبارک سے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم آنے والے خدام اور ٹیموں کو انعامات تقسیم فرمائے اور آخر میں نہایت ایمان افروز اور دلچسپ خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا فرمائی اور یہ اجتماع بخیر و خوبی ختم ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور آئندہ خدام کو اس سے بڑھ کر ایسے دینی اجتماعات منعقد کرنے کی توفیق دے۔

(نائب قائد ضلع تھرپارکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا زریں ارشاد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے تم کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے۔ لیکن تم بھی یہ جانتے ہو کہ باوجود ان مشکلات کے تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دے رہے ہو تم اپنے گھر کے تمام اخراجات پورے کر رہے ہو تم تعلیم کے اخراجات چلا رہے ہو اگر تم باوجود ان مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو تو یہ بھی کرو۔"

پس ہر مخلص کا فرض ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے چندہ تحریک کا وعدہ اولین موقع پر کرے۔ (وکیل المال اول)

**انصار اللہ کے اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے مستفیض ہوں** (قائد عمومی)

# فہرست معاونین خصوصی وقفِ جدید جماعت احمدیہ لائل پور شہر
## سال رواں سنہ ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

| نمبر شمار | نام وعدہ کنندہ | حلقہ جات | رقم وعدہ شروع سال | رقم وعدہ بعد اضافہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر ضلع | مسجد فضل | ۱۰۸-۰۰ | ۱۰۸-۰۰ |
| ۲ | " ملک بشیر احمد صاحب | " | ۱۱۱-۰۰ | ۲۵۰-۰۰ |
| ۳ | " خواجہ حفیظ احمد صاحب | " | ۱۰۲-۰۰ | ۱۰۲-۰۰ |
| ۴ | " شیخ رشید احمد صاحب | " | ۱۲۰-۰۰ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۵ | " چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کشمیری | " | ۲۴-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۶ | " قریشی غلام علی صاحب | " | — | ۱۰۵-۰۰ |
| ۷ | " شیخ حبیب احمد صاحب | " | ۱۵-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۸ | " میاں عبد السمیع صاحب قمر | فیکٹری ایریا | ۱۳۰-۰۰ | ۱۶۰-۰۰ |
| ۹ | محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد محسن صاحب مرحوم | " | ۱۳۰-۰۰ | ۱۳۰-۰۰ |
| ۱۰ | " " " " منجانب | " | ۱۳۰-۰۰ | ۱۶۰-۰۰ |
| ۱۱ | " صدیقہ بیگم صاحبہ | " | ۱۳۰-۰۰ | ۱۶۰-۰۰ |
| ۱۲ | " بشریٰ ممتاز صاحبہ | " | ۱۳۰-۰۰ | ۱۶۰-۰۰ |
| ۱۳ | " منور سلطانہ صاحبہ | " | ۱۳۰-۰۰ | ۱۶۰-۰۰ |
| ۱۴ | محترم حاجی بشیر احمد صاحب بمعہ اہل خانہ | " | ۲۵-۵۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۱۵ | " ڈاکٹر عبد المنان صاحب مع بچگان | " | ۲۵-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۱۶ | " " رشید احمد صاحب اختر | طارق آباد | ۱۰۶-۰۰ | ۱۹۲-۰۰ |
| ۱۷ | محترمہ اہلیہ صاحبہ محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب اختر | " | ۴۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۱۸ | محترم شاہ زمان خان صاحب لودھی | " | ۵۶-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۱۹ | " میاں غلام احمد صاحب | پیپلز کالونی | ۱۲۰-۰۰ | ۱۵۰-۰۰ |
| ۲۰ | " " " منجانب بچگان | " | ۷۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۲۱ | " چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چیمہ | " | ۴۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۲۲ | " میاں مبارک احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ | " | ۲۵-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۲۳ | " " نذیر احمد صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ | " | ۳۵-۰۰ | ۱۰۶-۵۰ |
| ۲۴ | " ملک خدا بخش صاحب | " | ۱۳-۰۰ | ۱۱۳-۰۰ |
| ۲۵ | " شیخ لئیق احمد صاحب | " | ۵۰-۰۰ | ۱۰۱-۰۰ |
| ۲۶ | " محمود احمد صاحب ایمن آبادی | " | ۵۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۲۷ | " چوہدری اسد اللہ خان صاحب چیمہ | " | — | ۱۰۰-۰۰ |
| ۲۸ | " شیخ ظفر احمد صاحب سہگل | " | ۱۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۲۹ | " " نذیر احمد صاحب سہگل معہ والدین و بچگان | " | ۴۱-۵۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۳۰ | " عبد الرشید صاحب | سمن آباد | ۱۹-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۳۱ | " شیخ بشیر احمد صاحب | گلبرگ کالونی | ۱۲-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۳۲ | " چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب گورایا | " | ۲۲-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۳۳ | " ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب فضل | جھال خانوآنہ | ۴۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۳۴ | " عبد اللطیف صاحب بٹ | ڈی ٹائپ کالونی | ۱۰-۲۵ | ۱۵۰-۰۰ |
| ۳۵ | " چوہدری لطیف احمد صاحب بمعہ اہل و عیال | غلام محمد آباد کالونی | — | ۱۹۴-۰۰ |
| ۳۶ | " ڈاکٹر فضل کریم صاحب | کریم نگر | ۶۵-۰۰ | ۱۲۵-۰۰ |
| ۳۷ | " چوہدری ناصر احمد صاحب | " | ۸۱-۰۰ | ۱۲۵-۰۰ |
| ۳۸ | " ملک محمد نذیر صاحب | " | ۱۸-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۳۹ | " مقصود احمد صاحب | بٹالہ کالونی | ۱۵-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۰ | محترمہ والدہ صاحبہ مقصود احمد صاحب | " | ۸-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۱ | محترم کیپٹن نصیر احمد صاحب چوہدری | " | ۳۶-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۲ | " چوہدری دلدار احمد صاحب | " | ۱۲-۵۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۳ | " شیخ خالد مسعود صاحب | " | ۳۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۴ | " خان حفیظ الدین صاحب | " | ۳۰-۰۰ | ۱۵۰-۰۰ |
| ۴۵ | محترم چوہدری نثار احمد صاحب | بٹالہ کالونی | — | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۶ | " شیخ عبد المجید صاحب | جناح کالونی | ۳۴-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۷ | " حاجی عبد اللطیف صاحب | " | ۲۲-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۸ | " حاجی محمد عبد اللہ صاحب | " | ۴۶-۰۰ | ۲۰۰-۰۰ |
| ۴۹ | " حاجی حمید اللہ صاحب | " | ۵۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۵۰ | " حاجی شریف اللہ صاحب | " | ۶۱-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۵۱ | " حاجی سمیع اللہ صاحب | " | ۴۰-۰۰ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۵۲ | " رانا منظور احمد صاحب | ناظم آباد | ۸۵-۰۰ | ۱۰۱-۰۰ |

## شکریۂ احباب درخواستِ دعا

میرے والد محترم پیر منیر احمد صاحب ہاشمی اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر گجرات اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ۳ راگست ۷۵ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ اُن کی اس المناک اور بے وقت وفات پر عزیز و اقارب، احبابِ جماعت اور غیر از جماعت دوستوں نے کثرت سے خطوط کے ذریعہ اور خود تشریف لا کر مرحوم کے لواحقین سے تعزیت اور اظہارِ ہمدردی کیا۔

مَیں اخبار الفضل کے ذریعہ ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(غمزدہ طالبِ دعا پیر وسیم احمد ہاشمی معرفت کسان ٹریڈز کمپنی۔ غلہ منڈی۔ گجرات)

## داخلہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی

بطور سٹیشن ماسٹر گروپ ۹ ماہ کی ٹریننگ کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاک ریلویز لاہور کو ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعہ ........ مقررہ فارموں پر درخواست بھیجنے کی آخری تاریخ ۵-۱۰ ہے۔ براہ راست درخواستیں نہیں بھیجی جائیں گی بلکہ Employment Exchange کے ذریعہ۔ دیگر کوائف شرائط معیار تعلیم وغیرہ کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۲۲-۹-۷۵۔

(ناظر تعلیم)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ مَیں اور میرے بچے چند دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے تا خدا تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرماوے۔ آمین (حوالدار محمد شفیع اسلام نگر لائل پور)

۲۔ عزیزم مجید احمد بشیر بی۔ایس سی کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ اور بھی بہت سے احمدی طلباء و طالبات امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ مولا کریم سب کو نمایاں کامیابی سے نوازے۔ آمین

(ابو الحنیف چوہدری۔ کیمبل پور)

۳۔ خاکسار کی والدہ محترمہ اور ہمشیرہ پچھلے ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں اور خاکسار کی نانی صاحبہ کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سب کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار محمود احمد ابن حافظ محمد یوسف صاحب۔ ربوہ)

۴۔ کافی عرصہ سے عاجز گھٹنے کی درد میں مبتلا ہے۔ اب درد میں شدت ہو گئی ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (احمد علی اسلم فیکٹری ایریا ربوہ)

۵۔ میرا لڑکا محمد اسلام دین اور چھوٹے بچے کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(شیخ گلزار محمد۔ شیخوپورہ شہر)

۶۔ عزیزم سلیم احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب زرگر احمد نگر بی۔اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شاندار اور بابرکت کامیابی عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# امریکہ کی احمدی جماعتوں کی اٹھائیسویں سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

## اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ امریکہ نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ جماعتہائے امریکہ کی اٹھائیسویں سالانہ کانفرنس ۱۴ ستمبر کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ کانفرنس میں امریکہ کی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا سے بھی کثرت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ اس موقع پر امریکہ کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو احباب جماعت کے لئے خاص طور پر ازدیادِ ایمان کا باعث بنا اور انہیں روحانی مسرت حاصل ہوئی۔

اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجالس کے علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے جن میں انہوں نے اپنے لئے آئندہ سال کا لائحہ عمل تجویز کیا۔ اس موقعہ پر قرأت قرآن کریم اور مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ آخر میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کروائی جس کے بعد اجلاس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

# اکیلے رہنے والے خدام بھی اجتماع میں شامل ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:-

"کسی جگہ اگر ایک یا دو احمدی گھرانے ہیں انہوں نے ایک جماعت کی شکل اختیار نہیں کی مگر ہیں بڑے مخلص گھرانے۔ وہ اپنے چندے یا براہ راست مرکز میں بھجوا دیتے ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہوتے ہیں۔"

حضور نے سالانہ اجتماع میں ایسے خدام کی نمائندگی کے بارہ میں فرمایا:-

"میرے خیال میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ اُن کا کوئی نمائندہ شامل ہی نہیں ہوتا۔ پس تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں بھی کوشش کریں تاکہ خدام کے اجتماع میں اُن کی نمائندگی سو فیصد تک پہنچ جائے۔"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان، مربیان کرام اصلاح وارشاد و معلمین وقف جدید اور عہدیداران خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ جہاں وہ مجالس اور جماعتوں سے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے نمائندے تیار کریں وہاں حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے علاقہ کے اکیلے رہنے والے خدام و اطفال کو بھی اجتماع میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔

نوٹ:- امسال مرکزی سالانہ اجتماع ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# خریداران الفرقان کو اطلاع

ماہ ستمبر کا مجلہ الفرقان جملہ خریداران کے نام پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ سب احباب کو مل گیا ہوگا۔ یہ رسالہ بھی ایک خاص نمبر ہے۔

جن دوستوں کا چندہ ختم ہے ان کے نام رسالہ وی۔پی کیا گیا ہے۔ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

# احمدی شعراء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رہنما اصول

## نعتیہ مشاعرہ کے سلسلہ میں ایک ضروری درخواست

احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات مرکز سلسلہ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں احمدی شعراء کا نعتیہ مشاعرہ ہو رہا ہے۔ شعراء بھائیوں کی طرف سے اس بارے میں حوصلہ افزا اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

اس موقعہ پر میں اپنے بھائیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رہنما اصول کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں جو حضور نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کرنے کے سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

دَعُوْا كُلَّ مَدْحٍ لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
اَمَامَ جَلَالَةِ شَانِهِ الشَّمْسُ اَحْقَرُ

کہ اے لوگو! نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بھرپور اور دل کھول کر تعریف کرو۔ ہر مدح کو حضور کی ذات ستودہ صفات کے لئے مخصوص کردو اور یاد رکھو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کے سامنے سورج جیسی عظیم چیز بھی ایک حقیر ترین وجود ہے۔

اِس نعتیہ مشاعرہ میں حسبِ گنجائش اردو، عربی، فارسی اور انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں نعتیہ کلام بھی پڑھا جا سکے گا۔

جو دوست کسی مجبوری سے پڑھنے کے لئے خود نہ پہنچ سکیں گے اُن کے کلام کے پڑھے جانے کا بھی حتی الامکان انتظام ہو جائے گا انشاء اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نابینا بچوں اور احباب کے لئے

بریل (نابینا بچوں کے پڑھنے اور لکھنے کی تعلیم کا خاص طریقہ) نہایت مفید ہنر ہے جو نابینا بچے اور احباب یہ ہنر سیکھنا چاہتے ہوں فوری طور پر حسب ذیل کوائف سے آگاہ فرمائیں۔

نام ولدیت عمر تعلیم مکمل پتہ

خاکسار لئیق احمد طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ

# افسوسناک حادثہ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ سیدہ راضیہ تنویر صاحبہ زوجہ مکرم سید دلدار احمد صاحب ہاشمی (بہو محترم سید مختار احمد صاحب ہاشمی) جو اپنے والد محترم سید بشیر احمد صاحب جیلانی کین انسپکٹر شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین کے پاس گئی ہوئی تھیں ۲۸ ستمبر بروز اتوار تیل والے چولہے سے کپڑوں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۲۸ ستمبر بعد نماز مغرب محترم ہاشمی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر التعداد اصحاب نے شمولیت فرمائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین بچے چھوڑے ہیں بڑی بچی کی عمر پانچ سال چھوٹی بچی بعمر دو سال اور منجھلا لڑکا تین سال کا ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴